

مکتب اردو بلگراں کا نام ہے میں نے کئی بارا پنچھو دوست احباب کی زبانی سنائی۔ وہ اس مکتب سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمیں بھی اس میں داخلے کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ اول اس مکتب کے بارے میں محب علوی نے بتایا جو وہاں لوگوں کو لے جاتے ہیں حوصلہ، ہمت اور شاباشی دے کر اور خود بامسردار اور زے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر ڈا بجٹ پڑھتے اور آنسکریم کھاتے رہتے ہیں۔ ابن سعید کا اس مکتب سے براہ راست تعلق ہے۔ یہ ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے لیکن وہ سفید اچکن پہن کے اس کے داخلے کی تیاری انفرادی طور پر کرواتے ہیں یعنی ٹیوشن دیتے ہیں ہمیں۔ اس سال ماہ فروری میں کراچی کے چند بلگراں نے اس کی اہمیت کا بتایا تو بھی ہم نے کان نہ دھرے لیکن جب انہوں نے بلگراں کی شہرت اور ایک تقریب کا انعقاد میں کچھ انعامات کا ذکر کیا تو ہم اس جانب متوجہ ہوئے کیونکہ ہمیں شہرت اور انعامات حاصل کرنے کا شوق تعلیم حاصل کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔ یوں ہم نے مکتب اردو بلگراں میں داخلے کا سوچا جس کے لیے ہم محلہ بلگستان اور اردو سورس کے عمار ملک کے شکر گذار ہیں۔

اس مکتب میں داخلے کی تختی اور اندر ارج کے لیے ایک شناختی نام اپنے نام کے ساتھ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ ہم مغل بچے ہیں تو انداز بیال اور کی شناخت رکھی جس کو دیکھ کر استاد مکرم محمد یعقوب آسی صاحب اس کی بحث سے شہر خیال تجویز کیا اور ہم بھی خود کو مدرساغلب سمجھتے ہیں۔ چھ تختی لانے کا مخلصانہ مکتب بنے۔ ہمارا پہلا ہی دن تھا کہ معروف بلگریاض شاہد صاحب نے ہمیں صحیح تختی لانے کا مخلصانہ مشورہ دیا اور ہم نے بلاگ سپاٹ والی تختی حاصل کی۔ اس مکتب میں ہمارے ساتھ حسان خان نے بھی داخلہ لیا لیکن اس پوت کے پاؤں توپانے میں نظر آنے لگے اور وہ فارسی جماعت میں لگے اپنا سکہ جمانے۔ اس مضمون کی جماعت کے اساتذہ میں محمد وارث اور یعقوب آسی صاحب شامل ہیں۔ حسان کے ہوتے ہمیں یہاں اپنی دال گلتی نظر نہ آئی اور پہلے یقین ہو گیا۔ ہم اس مضمون میں فیل ہوں گے لہذا دوسرے مضمائیں کی جماعت تو میں تاک جھانک شروع کی اور ٹھان لی کہ اچھی طرح جائز لے کر جماعت میں داخل ہوں گے کہیں پھر کوئی حسان خان بلاکو خان بن کے ہمارے خوابوں کا خون نہ کر دے۔ پہلے مضمون کی جماعت ہمیں نظر آئی اس کے باہر ایم بلال ایم کی تختی آؤیزاں تھی اور یہاں خوش خطی کی تعلیم دی جباری تھی پاک اردو انٹالر کے ذریعے خط کی مشق کرائی جباری تھی ہم نے پاک اردو انٹالر کی کاپی اٹھائی اور آگے بڑھ گئے۔ سانس کی جماعت میں مولوی صورت استاد محمد سعد بر اجمان تھے اور فرمادی تھے سانس میں دچکی کم لوگ لیتے ہیں آپ بھی ان میں سے ایک لگتے ہیں ہم اگرچہ ان کی صاف گوئی سے متاثر ہوئے لیکن سانس کے مضمون سے نہیں۔